Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH QADIAN-143516.
Distt. Gurdaspur Punjab, India

…REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم | نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم | وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۹ | شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۲ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

The Weekly BADR QADIAN 143516.

۸ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ | ۲۴ شہادت ۱۳۵۹ ہش | ۲۴ اپریل ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں مندرجہ مورخہ ۱۵ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کو ابھی ضعف ہے، گردوں کی انفیکشن بھی ہے"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۱ شہادت (اپریل) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع بیگم صاحبہ تاحال حیدر آباد و مدراس وغیرہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ اور بخیر و عافیت قادیان واپس لائے۔ آمین۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ٭

دارالہجرت ربوہ میں منتظر عاسنہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی سے معمور انتہائی پرکیف ماحول میں

جماعتِ احمدیہ کی اکسٹھویں سالانہ مجلسِ مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

نمائندگانِ شوریٰ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز خطابات اور زرّیں ہدایات

آئندہ مالی سال میں ہر سہ انجمنوں کے بجٹ ہائے آمد و خرچ کیلئے بحیثیت مجموعی مبلغ ۵،۴۷،۲۶،۸۱،۴۰ روپے کی رقم منظور کی گئی!

ربوہ۔ امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب وقت ہے کہ عالمگیر غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کے لئے انتہائی قربانی دے دی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں تیسرے پہر ایوانِ محمود میں جماعتِ احمدیہ کی اکسٹھویں مجلسِ مشاورت کے افتتاحی اجلاس سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ مجلسِ مشاورت جمعہ، ہفتہ، اتوار یعنی ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو جاری رہی اور اس میں ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے نمائندگان نے شرکت کی۔ جن کو اس مقصد کے لئے احبابِ جماعت نے منتخب کر کے بھیجا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی صدی جتنی قریب آ رہی ہے اتنی ہی ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اور کام زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا، مگر اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یقین ہے جتنا بوجھ ہم پر ہے اللہ تعالیٰ کے فضل بھی پہلے سے زیادہ نازل ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے دل میں یہ احساس ہونا چاہیئے کہ اسلام کے غالب آنے کا وقت قریب تر آ رہا ہے۔ اور ہماری کسی غفلت کی وجہ سے اس کام میں روک پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو آخری حدِ امکان ہے اس کے مطابق قربانی پیش کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس احساس کا فقدان نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پورا احساس نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں اتنی بڑی بات ہو رہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین دنیا بھر میں غالب ہو رہا ہے۔ اور اگر ہم محض چند ٹکوں کی کمی کی وجہ سے مالی لحاظ سے پیچھے رہ جائیں تو بہت افسوس کی بات ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے تو اللہ تعالیٰ یہی کہے گا کہ ان کو اپنے پیسوں کی پڑی ہے میرے دین کی فکر نہیں۔

حضور نے احبابِ جماعت کو تلقین کی کہ وہ اس امر پر غور کریں۔ کیونکہ انسان جب سوچتا ہے تو نیکی کی کئی راہیں اس پر کھل جاتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے گوجرانوالہ کی جماعت کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اس جماعت نے حق پہنچانے کا ایک نیا طریق سوچا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اس جماعت والے دوسری اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھے رہتے، اور ان کا دماغ ادنیٰ باتوں سے آزاد نہ ہوتا تو یہ بات ان کے ذہن میں نہ آتی۔ حضور نے فرمایا کہ اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کو اس بات کا احساس نہ ہوگا۔ اس لئے پہلی چیز اس وقت سوچنے کی یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کا وقت قریب ہے۔ اور اس وقت انتہائی قربانی دے دینی چاہیئے۔ اس کے لئے دنیا نمونہ مانگتی ہے۔ دنیا کو نمونہ دیں۔ دنیا دلائل مانگتی ہے وہ ان کی زبان میں انہیں سمجھا دیں۔ اس کے لئے مربی مبلغ مانگتی ہے وہ مہیا کئے جائیں جو کہ فدائی اور دعاگو ہوں۔ اس کے لئے دنیا نشان مانگتی ہے، کہتی ہے کہ خدا نہیں ہے خدائی کا ثبوت مہیا کرو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ثبوت ہم نے مہیا نہیں کرنا۔ یہ خدا نے مہیا کرنا ہے۔ ہم دعا کرکے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھک کر مانگیں گے تو یہ آسمانی نشان اللہ تعالیٰ دے گا۔ اور خدا کے دشمن کو بھی خدا کا پیار عطا ہوگا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ ہماری ساری فکر اور سوچ اسی محور کے گرد ہونی چاہیئے۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

اس سے قبل حضور نے مجلس شوریٰ میں نمائندگان بھیجنے کے طریق کار میں بعض خامیوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اضلاع کے لئے جو نمائندگان مقرر ہیں ان کی اندرونی تقسیم کی مجموعی اطلاع سیکرٹری شوریٰ کو بروقت نہیں ملتی۔ اس سے بعض الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اور بھی دشواریاں ہیں جن پر قابو پایا جانا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب سے قبل مجلسِ مشاورت کا اجلاس شروع ہونے کی دعا کروائی۔ دعا سے قبل اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔

اجلاس کی باقی کارروائی

مجلسِ مشاورت کے پہلے اجلاس میں جو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ناسازیٔ طبع کی وجہ سے حضور کے ارشاد کے مطابق امیر ضلع فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صدارت میں شروع ہوا۔ چار سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ یہ سب کمیٹیاں میزانیہ صدر انجمن احمدیہ۔ میزانیہ تحریک جدید اور وقفِ جدید، بہشتی مقبرہ اور اصلاح و ارشاد و تعلیم کی سب کمیٹیاں تھیں۔ اور سب کمیٹیوں نے اسی روز بعد از نمازِ عشاء اپنے اجلاسات کئے۔ اور صبح کے اجلاس میں اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ اس پر بعد ازاں بحث ہوئی۔ میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی سب کمیٹی ۲۱ ارکان پر مشتمل تھی۔ اور اس کے صدر محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ اور سیکرٹری ناظر صاحب بیت المال آمد تھے۔

دوسری سب کمیٹی میزانیہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کی تھی۔ اس میں ۳۵ ارکین شامل تھے۔ اس کمیٹی کے صدر امیر صوبہ پنجاب اور امیر ضلع سرگودھا محترم مرزا عبد الحق صاحب اور سیکرٹری وکیل المال اوّل تحریک جدید مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب تھے۔

تیسری سب کمیٹی اصلاح و ارشاد اور تعلیم کے بارے میں تھی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ شہادت ۱۳۵۹ ہش

علماءِ دیوبند کی خام خیالیاں

میدانِ سیاست کے شہسواروں کے لئے تو عام طور سے مشہور ہے ہی کہ جب وہ عوام سے کئے ہوئے اپنے وعدوں کو پورا کرنے اور عوامی مسائل کی پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے میں ناکام ہوجاتے ہیں تو محض اپنی گلوخلاصی کے لئے کوئی نہ کوئی سیاسی شوشہ ضرور ایسا چھوڑ دیتے ہیں جس سے عوام کی توجہ درپیش اصل مسائل سے ہٹ جاتے ـــــــ خیر سے یہی مجرّب اور آسان ترین نسخہ آج کے اُن خوشہ چین سیاسی علمائے اسلام کے ہاتھ بھی لگ گیا ہے جو اپنے مقام اور فرائضِ منصبی سے قطعی طور پر ناآشنا اور اس کے اہم تقاضوں سے کلیۃً تہی دست ہونے کے باعث یوں تو اسلام اور اُمتِ مسلمہ کی کوئی ٹھوس خدمت بجا لانے سے قاصر ہیں۔ تاہم بھولے بھالے مسلمانوں کے ذہن سے اپنی نااہلی کے تاثرات کو مٹاتے رہنے اور سستی شہرت و مقبولیت کو بنائے رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً ایسا ہی کوئی نہ کوئی اختلافی شوشہ ضرور چھوڑتے رہتے ہیں جو عامۃ المسلمین کی توجہ کو اصل مسائل پر مرکوز نہ ہونے دے۔ اور چونکہ عمل و کردار کے اِس میدانِ خارزار میں جماعتِ احمدیہ کو چھوڑ کر اُنہیں ہر کوئی اپنے جیسا ہی تہی دست دکھائی پڑتا ہے اس لئے آجا کے اُن کی اِن شوشہ اندازیوں کا نشانہ عموماً جماعت احمدیہ کو ہی بننا پڑتا ہے۔

اِس وقت ہمارے سامنے معاصر الجمعیۃ دہلی کا ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء کا وہ شمارہ موجود ہے جس میں ایک دیوبندی مکتبِ فکر رکھنے والے عالمِ دین مولانا ذوالفقار احمد صاحب گوالیاری نے زیرِ عنوان "دارالعلوم کا مسلکِ اعتدال" اپنے قلم کی جولانیاں دکھائی ہیں۔ اور اپنی عادتِ مستمرہ کے ماتحت اصل موضوع سے ہٹ کر بلاوجہ جماعتِ احمدیہ کو بھی ہدفِ تنقید و ملامت بنانے کی کوشش کی ہے۔ ہم مولانا کی اِس خامہ فرسائی پر کوئی تبصرہ کرنے سے پہلے آج کی نشست میں بطور تمہید بعض اُمور کی وضاحت کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا اصل اور واحد مقصد چونکہ اسلام کی تجدید و احیاء اور اس کی تبلیغ و اشاعت ہے، اِس لئے اس کا نوّے سالہ تاریخی کردار اس امر پر شاہدِ ناطق ہے کہ من حیث الجماعت اس کے تمام افراد نے حتی الوسع اپنے تئیں سیاسی موشگافیوں اور فروعی اختلافی مسائل سے ہمیشہ ہی کنارہ کش رکھتے ہوئے محض خدمت و اشاعتِ دین کو اپنا دستور العمل بنایا ہے۔ چنانچہ آج اِس اہم فریضہ کی بجا آوری کے لئے نہ صرف یہ کہ وہ اپنے تمام تر ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لاکر تمام اکنافِ عالم میں سرگرمِ عمل ہے بلکہ اس باب میں کسی بھی مسلم جماعت یا ادارے کی جانب سے اُٹھائے جانے والے محدود سے محدود عملی اقدام کو بھی تحسین و وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

اُنیسویں صدی عیسوی کے وسطِ آخر کو اگر تمام دُنیائے اسلام بالخصوص مسلمانانِ برصغیر کے مذہبی و سیاسی اور تعلیمی و تمدنی اعتبار سے پستی و اِدبار اور شکست و ریخت کا نقطۂ عروج کہا جائے تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا۔ مغلیہ سلطنت کے زوال اور انگریز حکمرانوں کے جابرانہ قبضۂ اقتدار کے ساتھ ہی مسلمانوں کی سیاسی اور عسکری قوّت تو قریباً ختم ہو ہی چکی تھی۔ رہیں اُن کی مذہبی، تعلیمی اور معاشرتی اقدار تو وہ مسلمانوں کی غایت درجہ بے دست و پائی کے باعث بھلا کب تک عیسائیت کی جارحانہ یلغار کا سامنا کرسکتی تھیں۔ نتیجۃً بیشتر فرزندانِ اسلام اپنے مذہب، اس کی عظیم الشان روایات اور پاکیزہ و بنیادی تعلیمات سے یکسر بے بہرہ و برگشتہ ہوتے چلے گئے اور عیسائیت کی ملمّع سازیوں میں انہیں ایسی کشش نظر آنے لگی کہ ایک انتہائی مختصر سے عرصہ میں نہ صرف ہزاروں عام مسلمانوں نے بلکہ اُن کے بے شمار جیّد علماء نے بھی بپتسمہ لے لیا۔ الغرض ایسے نازک اور انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں ارتداد کی اس تباہ کن آندھی سے شریف مسلم گھرانوں کے جھلملاتے چراغوں کو محفوظ رکھنے کے لئے اِس امر کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ ہندوستان کے طول و عرض میں اسلامی مدارس کا قیام عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ اس وقت اسلام کے لئے اپنے سینوں میں درد مند دل اور اس دل میں غیرت و حمیتِ دین کا جذبۂ فراواں رکھنے والی جن واجب الاحترام بزرگ ہستیوں نے اِس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مفید عملی تدابیر اختیار کیں اُن میں بانیٔ مدرسہ دیوبند حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کا اسمِ گرامی بھی شامل ہے۔

قطع نظر اِس سوال کے کہ وہ اہم اور بنیادی مقاصد جو اِس دینی درسگاہ کے ساتھ ابتداءً وابستہ کئے گئے تھے دارالعلوم دیوبند کا موجودہ تعلیمی اور انتظامی ڈھانچہ اُنہیں کس حد تک پورا کر رہا ہے [illegible] حضرت مولوی نانوتوی صاحبؒ کی بزرگ و متبحر شخصیت اور اُن کا وہ پاکیزہ دلی جذبہ ہی بڑی قدر و اہمیت کا حامل ہے۔ جس کے تحت اس دینی درسگاہ کا قیام عمل میں آیا۔

گزشتہ دنوں اسی دارالعلوم کے صدسالہ جشن کی سہ روزہ تقاریب بڑے اہتمام کے ساتھ منائی گئیں۔ بقول منتظمین اس جشن کے لئے مسلسل ایک سال سے بڑے وسیع اور ہنگامی پیمانہ پر تیاریاں کی جارہی تھیں۔ چنانچہ اس اثناء میں تحصیلِ زر کے لئے دارالعلوم دیوبند کے تمام حضرات نے اندرونِ ملک تمام ریاستوں کے طوفانی دورے کئے۔ شہر شہر، قریہ قریہ اور گھر گھر پہنچ کر ہندوستان کے مسلم عوام سے کم و بیش پچاس لاکھ روپیے کے عطیات بصورت نقدی و زیورات وصول کئے۔ پھر حکومتِ ہند نے بھی نقدی و مراعاتِ خصوصی کی شکل میں کروڑہا روپوں کے مصارف کا بوجھ برداشت کرتے ہوئے اس تقریب میں اپنی گہری دلچسپی کا ثبوت فراہم کیا۔ مزید برآں بیشتر مسلم سربراہانِ مملکت نے بھی اس جشن میں نہ صرف اپنے خصوصی نمائندے بھجوائے بلکہ اس موقعہ پر بحیثیتِ مجموعی کروڑہا روپوں کی امداد بھی فراہم کی۔ ان تفاصیل کی حد تک ہمیں یہ تسلیم کرنے میں ہرگز کوئی پس و پیش نہیں کہ اس جشن کے اہتمام سے منتظمینِ مدرسہ کا جو اصل اور بنیادی مقصد تھا وہ واقعی اُن کی توقعات سے بھی کہیں زیادہ بڑھ کر پورا ہوگیا۔

جشنِ صدسالہ کی ان تقاریب کے سلسلہ میں عام خیال یہی کیا جارہا تھا کہ اب جبکہ علماء دیوبند کو کروڑہا روپوں کی شکل میں ایک خطیر رقم فراہم ہوگئی ہے وہ پوری سنجیدگی اور متانت کے ساتھ صحیح خطوط پر تبلیغ و اشاعتِ دین کے اہم مذہبی فریضہ کے آغاز، علومِ دینیہ کی ترویج و ترقی کے لئے مفید اقدامات اور مسلمانانِ ہند کے دلوں میں موجود فرقہ واریت کی وسیع مسافتوں کو ختم کرکے ان میں مکمل اتحاد و یکجہتی اور اسلامی اخوت و مساوات کے پاکیزہ و پختہ رشتوں کو استوار کرنے کے لئے ٹھوس اور جامع عملی تدابیر اختیار کریں گے۔ ان توقعات کو مزید تقویت اس وقت حاصل ہوئی جب خود منتظمینِ اجتماع کی جانب سے بھی مسلسل اِس نوع کے بلند بانگ دعاوی کئے جانے لگے کہ یہ تقریب مسلمانانِ ہند کے مابین اتحاد و یکجہتی کی علمبردار ہوگی۔ اور سچ پوچھئے تو ہمیں سب سے زیادہ خوشی اِس خوش آئند تصور سے حاصل ہوئی کہ "دیر آید درست آید" جو بھی ہو، علماءِ اسلام کے ذہنوں میں اپنی صدیوں کی کوتاہ اندیشی اور غفلت شعاری کے ازالہ کا کچھ احساس تو پیدا ہوا ـــــــ!!

مگر ـــــــ اسے مسلمانانِ ہند کی بدقسمتی کہئے یا علماءِ کرام کی عاقبت نااندیشی کہ جشن کی اِس تقریب سے متعلق جو حسین خواب ذہنوں میں سجائے گئے تھے افسوس کہ ان کی تعبیر حسرت و مایوسی کے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

آہ! مولانا محمد صادقؓ صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آسمانِ علم کا اک اَور تارا گر گیا
محفلِ انجم کا اِک روشن ستارا گر گیا

دل حزیں ہے، آنکھ پُرنم، آج دُنیا چھوڑ کر
اِک مجاہد اور اِک تبلیغ کا ماہر گیا

وہ فدائے احمدیت، خادمِ دینِ متیں
ہر مہم پر شادماں، باخاطرِ عاطر گیا

چھوڑ کر گھر بار، اہل و آل، با صدق و صفا
دُور انڈونیشیا تبلیغ کی خاطر گیا

فاتح الدیں کی الٰہی فوج کا مخلص جواں
کامیاب و کامراں، ہر حال میں ظافر گیا

جنتی تھا، جنّت الفردوس سے آیا ہُوا
خدمتِ اسلام کرکے آج واپس پھر گیا

اس کو عِلّیّوں میں اعلیٰ مراتب مل گئے
یہ نویدِ خوب دے کر آج اک عامر گیا

مُلکِ انڈونیشیا کا وہ مبلغ خوش بیاں!
حُور و غلماں کے حسیں جھرمٹ میں جا کر گھر گیا

اُن کے اہل و آل کا ہو حق تعالیٰ پاسباں
حق ادا کر کے، بہت ہی خوب، وہ شاکر گیا

عبد الرحیم راٹھور۔ ربوہ

اس دور میں غلبۂ اسلام کا وقت اسی طرح آئیگا جس طرح فتح مکہ کا واقعہ ظہور پذیر ہوا

یہ محض خیالی پلاؤ نہیں ہمیں نظر آرہا ہے کہ غلبۂ اسلام کی صدی میں ایسا ہوگا

دعا کریں کہ نوع انسان تباہی سے پہلے پہلے اسلام کو قبول کرنیوالی ہو۔

اکسٹھویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۲۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اس دور میں غلبہ اسلام کا وقت اسی طرح آئیگا جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے فتح مکہ کا واقعہ ظہور پذیر ہوا اور خدا تعالیٰ اس دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک وہ نوع انسانی کو بحیثیت نوع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے کیا جو کہ آج یہاں دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب ایوان محمود میں تین روز جاری رہنے کے بعد اختتام کو پہنچی اس میں پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے منتخب نمائندگان نے شرکت کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جو انقلاب عظیم برپا ہوا تھا وہ ساری دنیا کے لئے تھا اور وہ انقلاب عظیم اب اپنے عروج کو پہنچا چاہتا ہے۔ مگر اس کے لئے ہر شخص کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنا پڑیں گی۔ حضور نے کہا بعض دوستوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ کس طرح سے ہوگا۔ دنیا کے حالات تو ایسے ہیں کہ یہ بات بظاہر ممکن نظر نہیں آتی۔ حضور نے فرمایا کہ فتح مکہ سے تین بھی دو دن پہلے تک کوئی شخص نہیں سمجھتا تھا کہ یہ انقلاب اتنی جلدی برپا ہو جائے گا۔ مگر جب یہ انقلاب آیا تو ایک سیکنڈ میں آگیا اور عرب جو وحشی جنگجو قوم تھی اور اتنا قتل و غارت کرنے والی قوم تھی۔ اس وقت فرشتوں نے ان کے دل پر ایسا تصرف کیا کہ ان کو پتہ ہی نہ چل سکا کہ چند لمحوں میں کیا سے کیا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی یہی ہوتا ہے اور یہ سب کچھ جماعت احمدیہ کی اس دوسری صدی میں ہوگا جس کو میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں۔ (جو ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے)

حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم دو دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ ہم یہ انقلاب اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں اور دوسرا یہ کہ نوع انسانی کو تباہی کی آخری گھڑی آنے سے قبل توبہ کی توفیق مل جائے اور دنیا کا بڑا حصہ تباہ ہونے کے بعد صرف بچ جانے والے اسلام قبول نہ کریں بلکہ ساری کی ساری نوع انسانی اپنی اصلاح کرے اور خدا کا سہارا ڈھونڈ لے۔ حضور نے بڑے زور اور تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ یہ محض خیالی پلاؤ نہیں ہے ہمیں نظر آرہا ہے کہ یاجوج ماجوج کا مقابلہ کرنے کے بعد یہ انقلاب آکر رہے گا اور اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہوگی۔ دنیا میں انقلاب آتے ہیں مگر ابھی ایک نسل ختم نہیں ہوتی کہ اس انقلاب میں دراڑیں پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب وہ ہے کہ ۱۴۰۰ سال تک اس کی مختلف انقلابی شکلیں دنیا نے مشاہدہ کی ہیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کے انقلابی جلوے دنیا دیکھتی رہی۔ حضور نے فرمایا کہ جس وقت محمد بن قاسم سندھ میں داخل ہوئے تو وہ ایک انقلابی تھے لوگوں کے نزدیک وہ آندھی اور طوفان کی طرح آئے لیکن ہمارے نزدیک وہ صبح کی ٹھنڈی ہوا کی طرح آئے۔ اسی طرح جس وقت طارق بن زیاد نے اپنی کشتیاں جلائیں وہ بھی اس وقت ایک انقلابی تھے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی انقلابی صفت کے جلوے بھی دکھائے اور ارتقائی صفت کے جلوے بھی دکھائے۔ حضور نے باآواز بلند فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ غلبہ اسلام کی صدی میں یہ انقلاب آنے والا ہے۔ اور آج دنیا میں جو انقلاب آرہا ہے وہ ایک تیر کی طرح اسلام کے آخری غلبہ کی نشاندہی کر رہا ہے۔

دلائل اور آسمانی نشانوں کی جنگ

حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اول میں مسلمانوں کو اپنے عقیدہ کی حفاظت کیلئے تلوار اٹھانا پڑی۔ لیکن آج جو جنگ جاری ہے وہ تلوار یا بندوق کی جنگ نہیں بلکہ دلائل اور آسمانی نشانوں کی جنگ ہے حضور نے فرمایا کہ اگر جماعت احمدیہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ خدا کی منتخب کردہ جماعت ہے اور اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے دنیا میں آئی ہے۔ اور آن کی نیتیں یہ ہیں کہ وہ ساری دنیا میں پھیلیں اور اسلام کی روشن شمع جلا دیں تو اپنی عقلوں اور اپنی روحوں میں انقلاب برپا کرو۔ حضور نے فرمایا یہ جو ذمہ داری ہے وقف چاہتی ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ جامعہ احمدیہ میں پڑھا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا نے جو کتاب ہمارے ہاتھ میں دی ہے اُسے پڑھیں اور اس کے اسرار روحانی حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی طرف توجہ کرو۔ ورنہ تم تجھے ... یہ کہ کہتے تو یہ ہو کہ دنیا کو قرآن کی طرف لانا ہے مگر خود کبھی قرآن نہیں پڑھتے۔

حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اصل کمزوری جو پیدا ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کمی ہوتی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں بھی فسادات ہوئے بیچ میں بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں بھی ہوئے سارے ملک میں مگر دنیا نے دیکھا بڑی برکت والا ... ہے۔ حضور نے فرمایا ہمارا خدا بھی وہی اور اس کی صفات قدرتیں اور طاقتیں وہی ہیں اگر کہیں کمزوری نظر آئے تو ہم اپنی ... دیکھیں کہ ہم میں کمزوری نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو عہد وفا ہم نے باندھا ہے اور اس کا دامن پکڑا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت یہ دامن نہیں چھڑا سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ وہ سارے وعدے پورے کرے اور ہم نے اور آپ نے جو وعدے سنے ہیں اس کے نئے سالوں اور سالوں سمیت ہر چیز میں برکت پڑے۔ اللہ تعالیٰ کے بڑے وعدے ہیں ہمارے ... دینے والا وہ اللہ ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں۔ جس خدا کا ہاتھ ہم نے پکڑا ہے اس میں کوئی کمزوری واقع نہیں ہو سکتی۔ کمزوری تو ہم میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کوشش کرو کہ ہم میں کوئی کمی پیدا نہ ہو۔

کسی جگہ کھڑا نہیں ہونا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو بھی ایک جگہ کھڑا دیکھنا پسند نہیں کرتا وہ آپ کو بھی ایک جگہ ٹھہرا دیکھنا نہیں چاہتا۔ اور ایسے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے کہ ہم آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ۱۹۶۵ء میں میں نے فضل عمر فاؤنڈیشن سکیم کا اجرا کیا۔ بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ جماعت سے ۲۰/۲۴ لاکھ سے زیادہ نہ مانگوں مجھے بھی دل میں بڑا ڈر تھا۔ پانچ سال کے بعد ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں سکیم کا اجرا کیا۔ اس میں جماعت سے جتنا مانگا جماعت نے اس سے کہیں بڑھ کر دیا۔ پھر ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر صد سالہ جوبلی فنڈ کا اعلان کیا گیا۔ اس میں اب تک ... کروڑ روپے کے وعدے آچکے ہیں اور وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش ہے اور یہ فنڈ تو ساری دنیا میں وصول کیا جا رہا ہے۔ اس سے گوٹن برگ میں مسجد بن گئی ہے۔ اوسلو ناروے میں ایک عمارت دس لاکھ کرونے سے خریدی

خرید دا ئی ہے۔ پھر خدا نے فضل کیا ہمیں میں ایک ٹکڑا خرید اگیا۔ یہ ٹکڑا ایک بڑی سڑک سے کچھ دور تھا۔ اور اسی کے درمیان میں ایک قطعہ زمین ۴/۵ کنال کا تھا میں نے اپنے مبلغ کرم الہی صاحب ظفر سے جب وہ جلسہ سالانہ پر آئے یہ کہا یہ زمین بھی خریدنے کی بات کرو۔ اگر وہ زمین نہ بھی دے تو اسے اتنا کہو کہ اس میں کی بیس فٹ لمبا ٹکڑا ہمیں دے دے تاکہ بڑی شاہراہ تک راستہ ہمیں مل جائے واپس جاکر انہوں نے یہ بات کی۔ اور اب یہ اطلاع آئی ہے کہ وہ سارا ٹکڑا بھی خرید لیا گیا ہے۔ الحمدللہ۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے کسی جگہ پر ٹھوکر نہیں کھائی ناکام نہیں ہوئے۔ باقی جہاں تک مسائل کا سوال ہے دنیا کا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے پاس جماعت احمدیہ کے پیش کردہ مسئلے کی کوئی دلیل ایسی ہو جس کا تسلی بخش جواب نہ دیا گیا ہو اور جہاں تک آسمانی نشانوں کا سوال ہے خدا دکھاتا ہے۔ دنیا کو اور دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک اس نے وہ وعدہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا لیظہرہ علی الدین کلہ وہ پورا کردے اور نوع انسان کو بحیثیت مجموعی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئے۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم کو وہ تمام ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں

وسّع مکانک

حضور نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب جماعت کی توجہ ایک اور امر کی طرف دلائی کہ مرکز میں جلسہ سالانہ پر آنے والی جماعتوں کے ٹھہرنے کے لئے قیامگاہوں کی تعمیر کی سکیم شروع کی گئی تھی اس میں جو جماعتیں پیچھے ہیں وہ اپنا حصہ پورا کریں

حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وسّع مکانک کا حکم دیا تھا اور یہ حکم تین سال یا دس سال یا ۱۹۷۵ء یا ۱۹۶۵ء تک کے لئے نہیں تھا کہ اس وقت تک اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ اس کے بعد ضرورت نہیں رہے گی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سلسلہ تو قیامت تک چلتا جائے گا اور ہمیشہ یہ آواز آتی رہے گی۔

حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ جب ایک مخالف نے جماعت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس وقت ان دنوں میں ایک رات ایسی آئی مجھ پہ کہ میں ساری رات پریشان رہا اور ذرا بھی نہ سو سکا اور دعا کرتا رہا صبح کی اذان سے کچھ قبل یہ آواز آئی

وسّع مکانک انا کفینٰک المستھزئین

وہ وقت تو یہ تھا کہ ختم کرنے کے منصوبے باندھے جا رہے تھے مگر خدا کہتا تھا کہ پہلے سے زیادہ تمہاری تعداد میں کثرت بخشوں گا۔ آسمانی آواز کثرت کی بشارت دیتی تھی۔

حضور نے بتایا کہ جب تعلیمی ادارہ جات کو نیشنلائز کیا گیا تو ہماری ۷ سے ۱۰ کروڑ کی جائداد حکومت نے نیشنلائز کرلی ہم نے جو عمارتیں بنائی تھیں وہ اپنی جماعت کی ضرورت کے لئے بھی بنائی تھیں مگر اب وہ ہم کو جلسہ سالانہ وغیرہ کے موقعہ پر یہ جگہیں استعمال کرنے نہیں دیتے چنانچہ اس کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا کہ ۵۰ ہزار فٹ مسقف رقبہ تعمیر کیا جائے جس میں سے ۳۵ ہزار فٹ رقبہ تیار ہوگیا ہے اور ۱۵ ہزار فٹ باقی ہے۔ اس سلسلہ میں حضور نے مختلف جماعتوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ جہلم، لاہور، حکیم آباد، دادو، حیدرآباد، تھرپارکر بدین۔ اٹک نے اس حصہ میں سو فیصد ادائیگی کردی ہے۔ گجرات نے بہت اچھی ادائیگی کی ہے۔ گوجرانوالہ نے خاصی اچھی، فیصل آباد بہت اچھا، ملتان بہت اچھا، خیرپور بہت اچھا اور سکھر بہت اچھا جا رہا ہے۔ جن جماعتوں نے ۵۰ فیصد سے کم ادائیگی کی ہے وہ اس طرف توجہ کریں۔ اس میں سرفہرست شیخوپورہ ہے اور پھر ڈیرہ غازیخاں، نواب شاہ لاڑکانہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں جھنگ سب سے آگے ۹۷ فیصد وصولی۔ اسی طرح سکھر ۹۵ فیصد خیرپور ۸۸ فیصد ملتان ۸۶ فیصد ہیں۔

اپنے خطاب کے آخر میں حضور نے دعا کرائی اور ایک بج کر ۳۸ منٹ پر اکتیسویں مجلس مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کا اعلان فرمایا۔

(منقول از الفضل ۲ شہادت اپریل ۱۹۸۰ء)

مورخہ ۳۰ شہادت اپریل کو مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ احباب کرام اپنے بقایاجات کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں

ناظر بیت المال (آمد)

ناسازی طبع کے باوجود مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں حضور کی تشریف آوری

باقی کارروائی کے دوران حضور ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف فرما رہے

حضور کی زبان مبارک سے انفکشن کے حملے اور بیماری کی تفصیلی روداد

ربوہ ۲۰ - امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازی طبع کے باعث آج یہاں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں مختصر سا خطاب فرمایا۔ جو ساڑھے دس بجے جاری رہا۔ بعد ازاں حضور اپنی جگہ پر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد کو مقرر فرما کر ڈاکٹری مشورہ کے پیش نظر واپس تشریف لے گئے اور بقیہ کارروائی مکرم شیخ صاحب موصوف کی صدارت میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے معاون کے طور پر حضور نے امیر ضلع محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج اپنے خطاب کے آغاز میں اپنی صحت کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا گذشتہ منگل اور بدھ کی درمیانی شب مجھ پر انفکشن کا خاصہ بڑا حملہ ہوا اور صبح کے وقت وہ حالت تھی کہ اندرونی جسم بخار کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے قبل ۱۹۷۳ء میں اسی قسم کا سخت حملہ ہوا تھا جو کہ اتنا تو نہیں تھا اس سے کچھ ملتا جلتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ گاردے اور خون میں انفکشن ہے۔ بدھ کی شام سے ڈاکٹروں نے اندازہ کرکے مجھے بیکٹیریا کو مارنے والی دوائی اینٹی بایوٹک کافی مقدار میں دینی شروع کردی اور کلچر اور SENSITIVITY TEST کے لئے بدھ کی شام کو قارورہ فیصل آباد ٹیسٹ کے لئے بھیجا اور جمعرات کو لاہور بھیجا۔ فیصل آباد سے آج شام کو نتیجہ مل جائے گا اور لاہور کا نتیجہ ہفتہ کو ملے گا۔ اس سے پتہ چلے گا کہ کونسی دوائی مؤثر رہے گی اور اس دوران میں بڑی مقدار میں اینٹی بایوٹک دوائیں کھا رہا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ کچھ تو بیماری ضعف پیدا کرتی ہے اور کچھ دوائی اثر ڈالتی ہے اس لئے مجھے یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ بالکل تھوڑے عرصہ کے لئے مشاورت میں بیٹھوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں آگیا ہوں اس لئے کہ میں رہ نہیں سکتا تھا آنے سے آپ سے دعائیں لینی ہیں اور آپ سے باتیں کرنی ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر بیٹھوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ کل کے لئے بھی ہدایت ہے کہ زیادہ دیر نہ بیٹھوں کیونکہ گردے کی تکلیف ہے گردے میں انفکشن ہے اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ آپ میرا چہرہ تو نہیں دیکھ سکیں گے لیکن میرے کان آپ کی آواز سن سکیں گے۔ حضور نے بتایا کہ حضور ایوان محمود کے ساتھ واقع گیسٹ ہاؤس میں تشریف رکھیں گے جہاں پر مجلس مشاورت کی کارروائی حضور تک پہنچائی جائیگی اس دوران جس وقت ضرورت ہوگی میں آجاؤں گا۔ حضور نے فرمایا کہ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو کامیاب کرے اور مجھے بھی صحت دے۔ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری جماعت کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم غلام نعیم الدین صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر مختلف مدات میں بطور شکرانہ ۲۰/ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ نیز نومولود کے نیک و صالح اور خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے جملہ بزرگان اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

نیز ہماری جماعت کے صدر مکرم غلام محی الدین صاحب ایک عرصہ سے بیماری میں مبتلا رہ کر اس وقت حیدرآباد میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: قریشی عبدالحکیم بی۔ اے سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ گلبرگہ

مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد (بقیہ صفحہ اوّل)

اس کمیٹی کے ارکان کی تعداد ۱۷ تھی اس کے صدر مرزا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولپور اور سیکرٹری حبیب اللہ خان صاحب تھے۔

چوتھی اور آخری سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی تھی اس کے صدر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ لاہور تھے اور سیکرٹری مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم تھے یہ کمیٹی ۲۹ افراد پر مشتمل تھی

کمیٹیوں کے تقرر کے بعد کمیٹیوں کے مقررہ سیکرٹری صاحبان نے اراکین کے نام پڑھ کر سنائے اور سب کمیٹیوں کے اجلاسات کے لئے جگہوں اور اوقات کا اعلان کیا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ کے میزانیہ کی سب کمیٹی کا اجلاس ساڑھے آٹھ بجے شب صدر انجمن احمدیہ کے کمیٹی روم میں طے پایا۔ میزانیہ تحریک جدید و وقف جدید کی سب کمیٹی کا اجلاس ۸½ بجے دفتر تحریک جدید تبشیر میں ہونا قرار پایا۔ سب کمیٹی تعلیم و اصلاح و ارشاد کے متعلق اعلان ہوا کہ اس کا اجلاس ۸½ بجے خدام الاحمدیہ کے دفتر کے اوپر والے کمرے میں ہوگا اور سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کے سیکرٹری صاحب نے اعلان کیا کہ اس کا اجلاس رات ۸½ بجے خلافت لائبریری میں ہوگا۔

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد قریباً چھ بجے شام مجلس مشاورت کا یہ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہو گیا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۲۹ مارچ نو بجکر ۴۵ منٹ پر مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوانِ محمود) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا نے کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب گزشتہ سال کی مجلس مشاورت کے موقع پر جو فیصلے کئے گئے تھے ان کی تعمیل کے متعلق رپورٹیں پیش کی جائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے معتمد مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ و ناظر تعلیم نے اپنے اپنے محکموں سے متعلق فیصلوں کی تعمیل کے بارے میں رپورٹیں پیش کیں۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سرگودہا کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لاکر بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹائیں چنانچہ محترم مرزا صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس میں کچھ دیر حضور کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا

رپورٹ اضافہ جات بجٹ بدوران سال

اس کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات بجٹ بدوران سال سے متعلق رپورٹ نیز وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے موصول ہوئیں مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بناء پر انہیں پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی تھی۔

رپورٹ سب کمیٹی بیت المال

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ صدر سب کمیٹی بیت المال نے تجویز ۸ (میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۱۳۵۹-۶۰ ہش / ۱۹۸۰-۸۱ء) کے متعلق سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی کے سامنے مبلغ ۵/۸۷, ۱۰, ۱۰۱ روپے کی آمد و خرچ پر مشتمل بجٹ پیش کیا گیا جو لازمی چندوں کی اصل آمد کو مدّنظر رکھ کر تجویز کیا گیا تھا۔ اخراجات میں کوئی جدید خرچ تجویز نہیں کیا گیا تھا صرف ناگزیر اضافے کئے گئے تھے۔ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کے ساتھ اس میزانیہ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

۱- ۸۱-۱۹۸۰ء کے محاصل خالص کے مجوزہ بجٹ میں ۸۰-۷۹ء کے بجٹ سے قریباً ۲۵ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے اس لئے جماعتوں کو وصولی کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔

۲- آئندہ کے لئے موصی اخراجات کی مد کو حذف کر دیا جائے اور ان اخراجات کو متفرق میں شامل کر دیا جائے۔

۳- آئندہ کے لئے منفی سلسلہ کے الاؤنس پر نظر ثانی مناسب ہوگی۔

۴- گذشتہ سال کی آمد کے مقابل پر گزشتہ سال کے اصلی اخراجات کا گوشوارہ بھی میزانیہ میں درج ہو جائے تو مناسب ہوگا

۵- آئندہ میزانیہ صدر انجمن احمدیہ شوریٰ سے کافی عرصہ قبل چھپ جانا چاہیئے تاکہ جماعتیں شوریٰ کے انعقاد سے کم از کم پندرہ روز قبل میزانیہ منگوا سکیں۔

۶- عملہ مستعار میں کلرک کی تنخواہ کی وجہ سے آمد و خرچ میں ۲۱۱۴ روپے کا اضافہ کر دیا جائے۔

۷- ویلفیئر فنڈ کی مد میں آمد میں ۱۵۰۰۰ روپے کی کمی کر دی جائے اور فروخت جائیداد کی ۵۰۰۰۰ روپیہ کی مد حذف کر دی جائے۔

سفارشات ۶ - ۷ کے نتیجہ میں مجموعی بجٹ میں ۶۲٫۸۹۰ روپے کی کمی ہو جائے گی اور میزانیہ ۸۶۰٫۵۰۰ ۱۰۱٫ روپے آمد و خرچ ہوگا۔

اس کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب کی دعوت پر سات اراکین نے عمومی بحث میں اور اس کے بعد دو اراکین نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

ارشادات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو ارشادات فرمائے ان کا ملخص یہ ہے

۱- صدر انجمن والے پہلے قطع نظر آمد کے پچھلے بجٹ پر دس فیصدی زیادہ کر دیتے تھے اس سال انہوں نے پہلے بجٹ پر دس فیصد زائد کرنے کی بجائے گزشتہ سال کی اصل آمد کے مطابق بجٹ بنایا ہے اس طرح بجٹ میں دس فیصدی کی بجائے قریباً ۲۲ فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ مومن کا قدم آگے ہی آگے بڑھے گا پیچھے نہیں ہٹے گا چاہے بجٹ زیادہ نہ بھی رکھا جائے چنانچہ ہر سال اصل آمد مجوزہ بجٹ سے زیادہ ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کا قدم بفضلہٖ تعالیٰ کس قدر آگے ہے۔

ایک نمائندہ نے یہ بات نوٹ کرائی کہ بجٹ میں جلسہ سالانہ کی مجوزہ آمد شرح چندہ کے لحاظ سے کم ہے یعنی شرح کے مطابق جو چندہ بنتا ہے وہ درج نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا صدر انجمن احمدیہ اسے نوٹ کرے جلسہ سالانہ کا بجٹ آمد وہی رکھا جائے جو شرح کے مطابق بنتا ہے۔

سب رپورٹ کے متعلق حضور نے محترم ناظر اعلیٰ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آئندہ وہ اس رپورٹ کے نئے دو فارم ہر جماعت کو بھیجا کریں تاکہ جماعت رپورٹ کی ایک کاپی اپنے پاس رکھ سکے۔

اس کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس حق میں ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو ان تبدیلیوں کے ساتھ جن کی سفارش سب کمیٹی بیت المال نے کی ہے نیز اس تبدیلی کے بعد جو اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت چندہ جلسہ سالانہ کی مجوزہ آمد میں کی جائے گی منظور کر لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔

محترم مرزا صاحب کے اس ارشاد پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اسے منظور کرنے کی سفارش کی اور حضور نے فرمایا منظور ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجوزہ بجٹ آمد جلسہ سالانہ میں ۳۰۰٫۸۱ روپے کا اضافہ ہوگا اور اس طرح مجموعی بجٹ آمد ۲۸۶٫۱۰٫۱۰۱ روپے پر مشتمل ہوگا۔

رپورٹ سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید

صدر انجمن احمدیہ کی بجٹ کی منظوری کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالتِ طبع کی وجہ سے ایوانِ محمود سے قریب سرائے خدمت (گیسٹ ہاؤس) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لے گئے۔ اپنی غیر حاضری میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر تشریف لاکر شوریٰ کی کارروائی کو جاری رکھیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور محترم مرزا عبد الحق صاحب صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

چنانچہ محترم مرزا عبد الحق صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

بجٹ تحریک جدید انجمن احمدیہ

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے درج ذیل تجاویز کے ساتھ تحریک جدید کے مجوزہ بجٹ آمد ۳۸۹, ۰۸, ۵۹, ۳ اور مجوزہ بجٹ اخراجات ۵۰۰, ۱۰, ۶۲, ۳ روپے من و عن منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

۱- تحریک جدید کے جملہ مطالبات بالخصوص سادہ زندگی پر عمل کرنے کی تلقین نہ صرف

مقامی عہدیداران جماعت کریں بلکہ انسپکٹران تحریک جدید بھی اپنے دوروں کے دوران اس کا جائزہ لیتے رہیں کہ ان پر عمل ہو رہا ہے اس تعلق میں پریذیڈنٹ اور امراء صاحبان شادی بیاہ کے موقعہ پر بے جا اسراف سے بچنے کے لئے مؤثر تحریک کرتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کریں۔

۲- وعدہ جات اور وصولی کے سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی جماعتیں شہری جماعتوں سے نسبتاً پیچھے ہیں اس لئے ضلع وار نظام کے تحت اجلاسات اور بذریعہ خطوط دیہاتی جماعتوں کو ان کے معیار بڑھانے کی خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۳- حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک تحریک جدید کا معیاری وعدہ ماہوار آمد کا کم از کم ½ ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے مقامی عہدیداران اس بات کا جائزہ لیں کہ جن احباب کا وعدہ معیاری نہیں ان کو انہیں معیاری قربانی کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

۴- جماعت میں نئے شامل ہونے والے احباب، اور اسی طرح نئے کمانے والے نوجوانوں کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے مزید کوشش کی جائے کہ کوئی کمانے والا فرد اس جہاد میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

۵- ابھی بہت سے ایسے صاحب حیثیت احباب ہیں جو اپنا وعدہ بڑھا کر معاونین خصوصی کی فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں اس وقت ان کی تعداد ۸۷۴ ہے اس میں اضافہ کے لئے خاص گنجائش معلوم ہوتی ہے جن کے لئے عہدیداران کو بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب کی دعوت پر آٹھ اراکین نے بجٹ پر عمومی بحث میں اور اس کے بعد چار اراکین نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر امریکہ کی تقریر سے پہلے بارہ بجکر آٹھ منٹ پر حضور مجلس مشاورت میں تشریف لے آئے۔

ارشادات حضور

حضور نے فرمایا تحریک جدید کے دو کام ہیں۔ ایک کام کی تیاری کا ہے اور ایک میدان عمل میں اس تیاری سے فائدہ اٹھانے کا۔ تیاری کا کام مرکز سے تعلق رکھتا ہے اور تیاری کے بعد مقام عمل ملک سے باہر ہے۔ کام کے میدان میں بھارت اور بنگلہ دیش بھی تحریک جدید کے ساتھ شامل نہیں۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ سرگودھا میں سکول اور ہسپتال بنایا جائے تو اس سے تحریک جدید کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بعض دوست غیر متعلق باتیں کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ۔ مومن لغو سے اعراض کرتے ہیں اور ہر غیر متعلق بات لغو اور غیر صالح ہے اس سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کا بجٹ ۳½ کروڑ سے زیادہ ہے اور اس میں سے چند لاکھ کا صرف آمد کے لحاظ سے اندرون ملک تعلق ہے باقی سارے بجٹ کا تعلق بیرون ملک سے ہے۔ یہاں کے علاوہ کئی ایک ممالک میں فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور یہ سب ملک آزاد ہیں ۱۹۴۴ء تک تحریک جدید کے کسی دفتر میں غیر ممالک کی آمد درج نہیں۔ اس وقت تک سارا بوجھ مرکز پر تھا کہ تیاری ہو رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ غیر ممالک سے بھی آمد ہونی شروع ہوئی اور اب یہ رقم تین کروڑ باسٹھ ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے جس میں سے صرف تین لاکھ کا تعلق یہاں سے ہے۔ باقی سارا بجٹ غیر ممالک کی مخلص اور فعال جماعتوں کی قربانی کا نتیجہ ہے اور ان کی قربانی اتنی ہی نہیں بلکہ زیادہ ہے وہاں بھی بعض لوکل فنڈز ہیں جو اس رقم میں شامل نہیں۔ کئی کروڑ روپیہ تو ان جماعتوں نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام میں ادا کیا ہے جو اس بجٹ میں شامل نہیں۔ ہر ملک کا روپیہ اُسی ملک پر خرچ ہوتا ہے ایک پائی بھی اس سے باہر نہیں نکالی جاتی نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کو آمد ہسپتالوں سے ہے اور وہ خرچ ہو جاتی ہے سکولوں ہسپتالوں اور دوسری مدات میں۔

حضور نے فرمایا ۱۹۷۳ء میں نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کا چندہ بند ہو گیا تھا اس میں جو رقم اندرون یا بیرون ملک کی جماعتوں نے ادا کی ہے وہ ۵۲ لاکھ روپیہ بنتی ہے۔ دنیا کی سب دولتوں کا مالک خدا ہی ہے انسان بھول جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مالک ہوں اور خدا تعالیٰ جب دینے پر آتا ہے تو ہمارے محاورہ کے مطابق چھت پھاڑ کر دیتا ہے اور قرآنی محاورہ کے مطابق يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے صرف گنتا میں ڈیڑھ دو کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ۳۷ لاکھ روپیہ ابھی تک پڑا ہوا ہے۔ جبکہ سارے ممالک (نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام) کا بجٹ چار کروڑ ۳۱ لاکھ روپیہ ہے۔

حضور نے فرمایا:-
تحریک جدید کا یہ بجٹ بتا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان دلوں اور سینوں میں کس قدر اخلاص پیدا ہو گیا ہے جو وہاں پیدا ہو گئے ہیں وہ وقت کی قربانی بھی دے رہے ہیں اور مال کی بھی وہ بڑی دلیری سے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے وہ آپ کے لئے آسان ہے لیکن افریقنوں کے لئے بڑی مشکل ہے دو سو سال تک ان کی جیب میں غیر ملکی ہاتھ رہا ہے وہ کچھ چھوڑتے ہی نہیں تھے اس کے باوجود ان کے اندر اس قدر تبدیلی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ تحریک جدید کے بجٹ کے علاوہ اور بہت سے چندے بھی دیتے ہیں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ غیر ممالک کا صرف نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کا چندہ ہی چار کروڑ ۳۱ لاکھ روپے کا ہے اور یہ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ہی ہے۔

حضور نے فرمایا ایک احمدی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے اُسے دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے ہماری زبانیں تو اس کا شکر ادا نہیں کر سکتیں ایک معمولی ڈاکٹر وہاں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ میں شفا رکھ دیتا ہے۔ بڑے بڑے امیر اور وزیر ان خوبصورت ہسپتالوں کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے معمولی سے کلینک میں جہاں وہ ڈاکٹر کام کر رہا ہے علاج کروانے کے لئے آجاتے ہیں جہاں غیر ملکی ڈاکٹر کام کر رہے ہوتے ہیں ان کے سٹور دواؤں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے سرجیکل وارڈوں میں بہترین ہتھیار ہوتے ہیں ایک ملک کے وزیر سے جب کسی نے کہا کہ تم بڑے اچھے ہسپتالوں کو چھوڑ کر یہاں علاج کرانے کیوں آتے ہو تو اس نے کہا کہ ہمارے ہسپتالوں میں ہر چیز ہے مگر ایک چیز نہیں اور ان ہسپتالوں میں کچھ بھی نہیں مگر ایک چیز ہے اور وہ شفاء ہے۔

حضور نے فرمایا تحریک جدید کی مثال بڑ کے درخت ایسی ہے کہ جس کی جڑیں اوپر سے آکر زمین میں گڑ جاتی ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حسد سے بچنے کی دعا سکھائی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے اور حاسدوں کے حسد میں شدت پیدا کرنے کے لئے ہم پر اور زیادہ فضل اور رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فرمایا جو دوست چاہتے ہیں کہ سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی سفارشات کے ساتھ تحریک جدید انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد و خرچ کو منظور کر لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ مکرم چوہدری صاحب کے ارشاد پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق بجٹ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی بحث جاری تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے بارہ بجے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر چار بج کر سات منٹ پر اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے حضور نے دعا کرائی اور اس کے بعد حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر کو طلب فرمایا اور ان کو مجلس کی کارروائی کے دوران حضور کے ہمراہ بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس وقت پروگرام کی جو ترتیب چل رہی تھی اس کے مطابق اس وقت وقف جدید کا بجٹ پیش ہونا تھا مگر حضور نے فرمایا وقف جدید کے معاملات انشاء اللہ کل زیر بحث آئیں گے اور اب بہشتی مقبرہ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو گی چنانچہ اس سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ آئے اور انہوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اس سب کمیٹی کے ذمہ ایجنڈا کی تجویز ۶ اور شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر غور و خوض شامل تھا۔

ایجنڈا کی تجویز ۶ مرض الموت کے مفہوم کی تشریح کے بارے میں تھی تجویز کا پہلا فقرہ یوں تھا۔

"رسالہ الوصیت کی رُو سے مرض الموت میں کی ہوئی وصیت جائز نہیں"۔

سب کمیٹی نے بتایا کہ یہ فقرہ رسالہ الوصیت میں موجود نہیں۔ سب کمیٹی نے سفارش کی کہ احباب جماعت کے ذہنوں میں یہ امر راسخ کرنے کی ضرورت ہے کہ وصیت کرنے والا ایک لمبے عرصہ تک

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی پیش کرے اور صرف موت کو قریب دیکھ کر اپنے مالی کی قربانی کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ سب کمیٹی نے مرض الموت کی تعریف کرتے ہوئے یہ سفارش کی کہ نظام وصیت کے لئے مرض الموت سے مراد وہ بیماری ہوگی جس میں بیمار کی فوری موت واقع ہونے کا احتمال ہو اور اس میں ہی موت واقع ہو جائے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ اگر یہ بات رسالہ الوصیت میں آیا ہے تو کہاں لکھی ہے؟ اس پر سب کمیٹی کے سیکرٹری مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ وصیت فارم کی پشت پر لکھا ہوا ہے اور اس لئے لکھوا گیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک سے زائد بار یہ ارشاد فرمایا تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کو ارشاد فرمایا کہ یہ بات واضح کریں۔

اس پر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اقتباسات پڑھ کر سنائے جس میں حضور نے مرض الموت کی وصیت کو ناپسند فرمایا ہے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مرض الموت کی وصیت کو ناپسند فرمایا تھا۔

اس کے بعد حضور نے سب کمیٹی کی سفارش "فوری طور پر" کے الفاظ ہٹائے جانے کے لئے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ بعض بیماریوں میں موت واضح ہوتی ہے مگر مریض چند ماہ کے بعد مرتا ہے۔ حضور نے اپنے ایک چچا زاد بھائی کی مثال دی جن کی وفات سے سوا ماہ قبل ڈاکٹروں نے بتا دیا تھا کہ اس کی موت سوا مہینے کے بعد ہوگی حضور نے فرمایا اس طرح سے اگرچہ یہ موت مرض الموت میں ہوئی مگر "فوری طور پر" واقع نہیں ہوئی اس ترمیم کے بعد سب کمیٹی کی سفارش کا جملہ یوں بن گیا۔

"ایسی بیماری جس میں موت واقع ہونے کا احتمال ہو اور اس میں اس کی موت واقع ہو جائے۔"

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم رانا محمد خان صاحب نے نمائندگانِ شوریٰ سے اس تجویز پر رائے دینے کے لئے نام طلب کئے چنانچہ ابو المبارک محمد عبد اللہ صاحب منظور احمد ساہیوال۔ نذیر احمد خادم ضلع بہاولنگر عتیق احمد باجوہ دہاڑی۔ نعیم احمد خان کراچی عنایت اللہ کنری۔ نصر اللہ بھلی ضلع سرگودھا اور شمس الدین لاہور نے اپنے نام لکھوائے اور علی الترتیب اپنا مشورہ پیش کیا۔

اس کے بعد چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے ترمیم شدہ تعریف پڑھی اور حضور کے ارشاد پر مکرم رانا محمد خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے لی تمام احباب نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا اور سب کمیٹی کی مجوزہ مرض الموت کی تعریف منظور کرنے کی سفارش کی گئی۔

اس کے بعد بہشتی مقبرہ سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے سب کمیٹی کی باقی رپورٹ پڑھی اور بتایا کہ پچھلے سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کے معاملات میں تشخیص جائیداد کے اصول طے کرنے کے لئے ایک شوریٰ کمیٹی بنائی تھی جس کی سفارشات کو کچھ ترمیم کے ساتھ سب کمیٹی نے قبول کرکے قواعد طے کئے ہیں۔

رانا محمد خان صاحب نے بعد ازاں حضور کی ہدایت پر مشورہ دینے کے لئے احباب کے نام طلب فرمائے چنانچہ نصر اللہ خان صاحب اوکاڑہ۔ انور احمد صاحب چونیاں۔ عبد الغنی صاحب کراچی۔ صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ اقبال احمد صاحب۔ ادریس نصر اللہ صاحب۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے باری باری آکر حضور کی خدمت میں مشورہ پیش کیا۔

حضور نے دورانِ بحث فرمایا کہ یہ کوئی اضافی فائدہ نہیں ہے بلکہ استثناء ہے اس وجہ سے ہم یہ بات کر رہے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرنے کے بعد حصہ وصیت کی ادائیگی ہونی چاہیئے۔

اکثر مقررین نے نئے مجوزہ نظام کو غیر تسلی بخش قرار دیا ان احباب کی آراء سُننے کے بعد حضور نے فرمایا۔

"جو چیز سامنے آئی ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ قواعد پختہ نہیں ہیں اور ان پر مزید غور و خوض کی ضرورت ہے اس کے لئے ایک سال اور دیا جاتا ہے اور عارضی طور پر جزوی اور کلی تشخیص کا دروازہ کھلا ہے مجلس کارپرداز کی اجازت سے موصی ایسا کر سکتے ہیں۔ اس سال اس پر دوبارہ غور کیا جائے اور اگلی مجلسِ مشاورت میں اس پر دوبارہ غور ہو۔"

اس کے بعد سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے خواتین کی وصیت کے بارے میں شوریٰ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں سب کمیٹی کی طرف سے رکھے گئے قواعد پڑھ کر سنانے تھے چوہدری صاحب کے قواعد سنانے سے پہلے حضور نے فرمایا:-

"اصل بات یہ ہے کہ موصی اور غیر موصی کی زندگی میں کوئی مابہ الامتیاز ہونا چاہیئے وہ پوری باقاعدگی سے زیادہ نمازیں پڑھتا ہو۔ خوش اخلاق ہو۔ دوسروں کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والا ہو۔ یہ نظام جماعت احمدیہ کے اندر ایک گروہ پیدا کرنا چاہتا ہے جو نمایاں قربانی کرنے والا ہو جس طرح نیزے کے آگے لوہے کا پھل لگا ہوتا ہے جو کہ چیر کر آگے نکل جاتا ہے اسی طرح وہ لکڑی کے ڈنڈے سے ممتاز ہونا چاہیئے۔"

اس کے بعد محترم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نے خواتین کی وصیت کے بارے میں قواعد پڑھ کر سنائے بعد ازاں رانا محمد خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیرِ ہدایت مشورہ دینے والے احباب کے نام طلب کئے مشورہ دینے والوں کے نام لکھے جا چکے تھے کہ حضور چھ بج کر دس منٹ پر اٹھ کر ملحقہ گیسٹ ہاؤس سرائے خدمت میں تشریف لے گئے حضور کے واپس جانے کے بعد کاروائی جاری رہی اور مکرم اعجاز نصر اللہ صاحب اسلام آباد۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم۔ محمد عبد اللہ صاحب کنری عثمان علی صاحب مخدوم۔ ادریس نصر اللہ صاحب حبیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ عتیق احمد صاحب باجوہ دہاڑی۔ محمد یعقوب صاحب چک ۲۷/۷ ساہیوال سید عبد الغفور صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ان قواعد پر اظہار خیال کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام مشوروں کے سُننے کے بعد ارشاد فرمایا کہ جن دوستوں نے اپنی آراء دی ہیں ان میں سے بعض نے بڑی دلچسپ باتیں بھی کہی ہیں کہ اگر کوئی بچی طالب علم ہے اور وہ پیسہ نہیں دے سکتی تو اسے وصیت کرنے دی جائے حضور نے فرمایا کہ اگر وہ مالی قربانی کرنے کے قابل نہیں ہے تو وصیت نہ کرے کل کو یہ بھی کہا جائے گا کہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا اب اسے وصیت بھی نہ کرنے دی جائے حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے لئے وصیت کرنا ضروری نہیں ہر اس احمدی کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے مقبول اعمال صالحہ بجا لاتا ہے اسے جنت کی بشارت دی گئی ہے جنت ملنے کا فیصلہ تو مالک و خالق خدا نے کرنا ہے۔ یہ جو موصیوں کی جماعت غلبۂ اسلام کی مہم میں شامل ہونے والی ہے ان کو اپنا مقام پہچاننے کے لئے اور ذمہ داریوں کا علم حاصل کرنے کے لئے نمونوں کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ ہر جماعت میں ایسے لوگ ہوں جو ہر میدان میں زیادہ قربانیاں کرنے والے ہوں اور ہر حال میں ایسے اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہوں کہ ہر جگہ وہ نمونوں کے طور پر پیش کئے جا سکیں اور ان کو دیکھ کر باقی لوگ بھی اپنا معیار اونچا رکھ سکیں حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ روحانی قابلیت کے مطابق آگے بڑھنے والے اور دعائیں کرنے والے ہوں اپنے لئے بھی اور دیگر لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں ایسے لوگ بڑے مخلص اور فدائی ہوں اور اپنے نمونہ سے جماعت میں زندگی اور ولولہ اور جذبہ پیدا کریں کہ ہر نیک کام میں آگے سے آگے بڑھنا ہے اس کے لئے یہ وصیت کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ قائدین کی جماعت ہے جماعت کے اندر احباب جماعت کے آگے آگے چلنے والی جماعت ہے جو مضبوط ایمانوں والے صاحبِ فراست اعمالِ صالحہ میں سب سے بڑھ کر عاجزانہ دعائیں کرنے والے، خدا سے پیار کرنے والے جس طرح تیر کا پھل سب سے آگے ہوتا ہے

حضور نے فرمایا کہ یہ کہا گیا ہے کہ ایک طالبہ کا کیا قصور ہے کہ اس کے پاس پیسے نہیں اور وہ مالی قربانی نہیں کر سکتی پھر یہ بھی کہا جائے گا اس کا کیا قصور اگر وہ نمازیں پڑھنے کی بجائے ناولیں پڑھتی ہے۔ حضور نے فرمایا نظام وصیت فاسقوں کی جماعت کا نام نہیں یہ خدا کی نگاہ میں سب سے پیارے قربانی کرنے والے دوسروں کو پیچھے لگا کر خود آگے بڑھنے والے ہیں۔

اعلان کرو کہ بے پردہ عورت کی وصیت منسوخ کی جائے

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھا جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یورپ کی طرح ہمارے ملک میں بھی بے پردگی پر زور دیا جا رہا ہے یہ ہرگز مناسب نہیں ہے کیونکہ عورتوں کی یہ ناواجب آزادی برائیوں کی جڑ ہے۔ حضور نے یہ اقتباس پڑھنے کے بعد فرمایا کہ آپ کہتے ہیں کہ عورت بے پردہ ہو تو اس کی وصیت جائز ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بے پردگی برداشت نہیں کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ باقی فیصلے بعد میں ہوں گے میں اس وقت مجیب الرحمٰن صاحب کی بات مان لیتا ہوں کہ ان پر دوبارہ غور کیا جائے مگر آج یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہر عورت جو بے پردہ ہے اس کی وصیت منسوخ کی جاتی ہے ہر مرد جو اپنے بھائی کو ایذا پہنچاتا ہے۔ زبان سے طعنہ دیتا ہے کہ اسے حقیر سمجھتا ہے اور تجبر کرتا ہے ایسے نمایاں طور پر سامنے آنے والوں اور دوسروں کا مال کھانے والوں کے متعلق تو اعلان کرو۔ قرآن نے تو کہا ہے مال ناجائز طور پر کھا کر اس کا جواز پیدا نہ کرو کہ ہم عدالت میں گئے تھے اور ہم نے جھوٹی گواہیاں پیش کر کے مقدمہ جیت لیا ہے حضور نے فرمایا کہ جماعتی نظام کا فرض ہے کہ وہ ایسے شخص کو وصیت کے نظام سے نکال دے حضور نے فرمایا کہ جو موٹی اور واضح مثالیں ہیں ان کو تو نکالو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک نہایت اہم کام ہے اب ہم ایک نہایت اہم موڑ پر پہنچ چکے ہیں میرا انشراح صدر ہے کہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس کے لئے تیاری کرو اگر یہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے تو تم نے انسانیت کے استاد اور راہبر بننا ہے وہ کیسے بنو گے اگر تم قرآن نہ پڑھو اپنے بچوں کو نہ پڑھاؤ اور اپنی روحوں کو پاک نہ کرو اور خدا سے تعلق پیدا نہ کرو تو دنیا کو کیا سکھاؤ گے

حضور نے فرمایا کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ عورتوں کے متعلق یہ باتیں جو ہیں ان کو اگلے سال سیٹل کریں گے حضور نے فرمایا کہ اس کام میں نئے آدمیوں کو شامل کریں اور مجیب الرحمٰن صاحب کو بھی شامل کریں۔

اس کے بعد ساڑھے بجکر دس منٹ پر حضور نے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

(باقی)

✲

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا سولہواں کامیاب جلسہ سالانہ

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ۔ ایڈیٹر "سماج" اور دیگر مہمانان کرام کی شمولیت

(رپورٹ مرسلہ: محترم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج کٹک (اڑیسہ))

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کیرنگ کا سولہواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷، ۲۸ فروری ۱۹۸۰ء کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

مہمانان کرام کی تشریف آوری: محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کے علاوہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس۔ محترم سید محمد عبد الباقی صاحب ناظر اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ مہمانان کرام کا جماعت کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ ان کے علاوہ صوبہ اڑیسہ کی جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

مورخہ ۲۷ صبح ۹ بجے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے خاکسار نے تلاوت کی بعد ازاں جلسہ سالانہ کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔ محترم صدر جلسہ نے لوائے احمدیت لہرایا اس موقع پر اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی بعدہٗ مکرم شیخ غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا　　نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے۔

پڑھا اس کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

مورخہ ۲۷، ۲۸ فروری کو کل چار اجلاسات منعقد ہوئے جن میں علی الترتیب مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور محترم محمد عبد الباقی صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔

تقاریر: ان اجلاسات میں مندرجہ بالا احباب کے علاوہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر۔ مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلّم۔ مکرم سید غلام ہادی صاحب معلم۔ مکرم سید غلام مہدی صاحب مبلغ سورو۔ مکرم شیخ شمشیر صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ مکرم مشتاق احمد صاحب اور خاکسار شیخ عبد الحلیم خادم سلسلہ احمدیہ نے سیرت آنحضرت صلعم سیرت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔ آنحضرت صلعم اور احمد علیہ السلام کا دھاوک پیشگوئیوں میں ذکر۔ سب دھرم حقیقت میں ایک ہیں۔ انسان سے پریم۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور انسان کی پیدائش کی غرض وغیرہ عنوانات پر تقاریر کیں۔ تلاوت کلام پاک کرنے کا خاکسار کے علاوہ مکرم حافظ قطب الدین صاحب۔ مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کو موقع ملا۔ اسی طرح ان اجلاسات میں مکرم شیخ غلام احمد صاحب مکرم روشن احمد خان۔ مولوی سلطان احمد صاحب ظفر۔ مکرم ناصر احمد خان۔ مکرم منشی احمد خان۔ مکرم ریاض احمد خان۔ مکرم مظفر احمد خان نے نظمیں پڑھیں۔

مکرم جناب رادھاناتھ صاحب رتھ ایڈیٹر "سماج" کٹک اور پروفیسر گورانگ چرن پٹنائک نے اس اجلاس میں خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ جو تعلقات ہیں ان کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ مکرم رتھ صاحب نے جماعت احمدیہ کیرنگ کو ۱۰۱ روپے بطور تحفہ دئے۔

اس جلسہ میں مکرم ملک علی احمد صاحب بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے آمین اس سال صوبہ اڑیسہ کے مبلغین اور خدام نے خاص طور سے اڑیہ زبان میں تقاریر کیں یہی وجہ ہے کہ احباب نے کافی دلچسپی سے پروگرام کو سماعت کیا۔ مورخہ ۲۹ کو جمعہ تھا محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے خطبہ دیا اور جماعتی تربیت پر اچھے رنگ میں روشنی ڈالی۔ جلسہ کے ایام میں بعد نماز فجر درس کا بھی انتظام رہا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سال جلسہ کے جملہ انتظامات خدام کے سپرد تھے چنانچہ شیخ حلیم الدین صاحب قائد مجلس کی مخلصانہ کوشش اور خدام کے تعاون سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے خدام کے اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین

نوٹ: اس جلسہ کی کارروائی کا تفصیل کے ساتھ اخبار "سماج" میں ذکر ہوا۔ اور دو مرتبہ آل انڈیا ریڈیو کٹک سے اڑیہ زبان میں کارروائی کا خلاصہ نشر کیا گیا۔

مورخہ ۳۱ کو مکرم محمد عبد الباقی صاحب کی صدارت میں اور خاکسار اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی معاونت میں جماعتی انتخابات کی کارروائی شروع ہوئی۔ اور انتخاب عمل میں آیا۔

اخبار قادیان: — مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش کو گذشتہ دنوں پھر اعصاب کی تکلیف ہو گئی تھی اب امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب موصوف کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ — عزیزم میر داؤد احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان جو گذشتہ دنوں امرتسر ہسپتال میں زیر علاج تھے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آ گئے ہیں۔ عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا: مکرم رشید احمد حیات صاحب مع اپنے صاحبزادہ افتخار احمد حیات صاحب و دختر عزیزہ امۃ العزیز صاحبہ اور اپنی بہو عزیزہ طاہرہ خاتون صاحبہ کے ہمراہ ۱۷ اپریل کو قادیان میں زیارت کے لئے تشریف لائے اور ۲۱ اپریل کو صبح واپس تشریف لے گئے۔ قریباً ایک ماہ قبل ان کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (دختر میاں مولا بخش صاحب مرحوم درویش باورچی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی وفات بمقام انگلستان سے ان کا تابوت ربوہ میں لایا گیا اور وہاں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ محترم رشید احمد صاحب حیات نے مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے مسجد مبارک کے لئے واٹر سپلائی ٹینکی لگوانے کی پیشکش کرتے ہوئے اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب سے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔ خاکسار: شیخ عبد الحمید عاجز ناظر جائیداد قادیان

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعودؑ: مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ رپورٹیں تاخیر سے موصول ہوئی ہیں لہٰذا ان کے ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص میں برکت ڈالے آمین — (ایڈیٹر بدر)

جماعت احمدیہ تماپور۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور

بابی اور بہائی فرقہ کی حقیقت اور عقیدہ نسخِ قرآن کی تردید

از الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

کشمیر کے ایک بہائی دوست ایم۔ ایس۔ بھٹ صاحب کی طرف سے بعض جواب طلب امور پر مشتمل ایک تفصیلی خط مکرم سید محمد شاہ صاحب سنگی صاحب آف ینبہ بہاڑہ (کشمیر) کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے۔ ہم محترم الحاج بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ کے مشفقانہ تعاون سے اس مکتوب کے بعض حصوں کا جواب درج ذیل کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً ——— (ایڈیٹر بدر)

اثنا عشری شیعہ صاحبان کا یہ عقیدہ ہے کہ بارہویں امام حضرت محمد بن عسکری جو ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے تھے، وہ غائب ہیں اور آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ ان کے غائب ہونے کے ستّر سال بعد ۳۲۹ ہجری تک جو غیبتِ صغریٰ کا زمانہ کہلاتا ہے ان کے چار نائب مقرر ہوئے جو ابوابِ اربعہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ۱۱۵۷ ہجری مطابق ۱۷۴۳ء ایران کے اثنا عشری شیعہ فرقہ میں ایک شیخ احمد بن شیخ زین الاحسائی پیدا ہوئے جو اپنے آپ کو امام غائب کا نائب بیان کرتے تھے۔ چونکہ بعض امور میں دوسرے شیعوں سے یہ اختلاف رکھتے تھے اس لئے ان کا فرقہ شیخیہ نام سے مشہور ہو گیا ۱۲۴۲ ہجری (مطابق ۱۸۲۶ء) شیخ احمد فوت ہو گئے۔ ان کے شاگرد اور وصی حاجی سید کاظم رشتی متولد ۱۲۰۵ ہجری، ان کے جانشین مقرر ہوئے۔ جو ۱۲۵۹ ہجری میں انتقال کر گئے۔ ایک شخص علی محمد پسر مرزا رضا بزاز جو یکم محرم ۱۲۳۵ ہجری (مطابق اکتوبر ۱۸۱۹ء) شیراز میں پیدا ہوئے وہ شیخیہ فرقہ کے خیالات رکھتے تھے اور اس فرقہ میں شامل تھے۔ حاجی سید کاظم رشتی کی وفات کے بعد انہوں نے بھی ۲۴، ۲۵ سال کی عمر میں امام غائب ہونے کا دعوے کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ شروع میں علی محمد صاحب نے باب ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ابتداء میں انہوں نے مہدویت کا دعوے کر دیا تھا۔ لیکن درست بات یہ ہے کہ ابتداء میں انہوں نے صرف باب ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد میں مہدی اور قائم آلِ محمد ہونے کے یہ مدعی ہوئے۔ باب کے دعوے پر ایمان لانے والے فرقہ شیخیہ کے ہی ممبر تھے۔ بابیوں نے علماء سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور بعض جگہ جھڑپیں بھی ہونے لگیں۔ حکومت نے نقضِ امن کے اندیشہ کے پیش نظر ۱۲۶۲ ہجری میں باب کے ماموں حاجی علی صاحب سے ضمانت لی۔ اور باب نے اقرار کیا کہ وہ گھر میں رہے گا نہ لوگوں سے ملاقات کرے گا نہ کسی کو اپنے خیالات کی تبلیغ کرے گا۔ لیکن بابیوں کا تشدد بڑھتا رہا۔ حکومت کے پاس ایسی رپورٹیں اور شکایتیں پہنچیں کہ تدارک کرنا ضروری معلوم ہوا۔ اس لئے علی محمد باب کو حکومت نے حراست میں لے لیا۔

۱۲۶۴ھ میں باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا۔ جس سے بہت شورش بپا ہوئی۔ اسی سال بابیوں نے بدشت میں ایک کانفرنس کی جس میں شریعتِ اسلامیہ کے نسخ کی قرارداد پاس کی جس وجہ سے بابیوں اور مسلمانوں میں ہنگامہ آرائی تیز ہوئی۔ باب اس وقت ماکو میں قید تھے۔ بابیوں نے حکومت کے خلاف کئی جگہ ہنگامے برپا کئے۔ علی محمد صاحب کو شیراز۔ اصفہان۔ ماکو میں رکھا گیا۔ بالآخر اسے ۱۲۶۶ ہجری (مطابق ۹ جولائی ۱۸۵۰ء) کو میدانِ تبریز میں گولیوں سے ایسے وقت میں مار دیا گیا جب کہ خود بابیوں کو بھی صحیح طور پر یہ معلوم نہ تھا کہ علی محمد باب کی تعلیم کیا ہے۔

علی محمد باب کے مریدوں میں مرزا یحییٰ صبح ازل اور میرزا حسین علی الملقب بہ بہاء اللہ بھی داخل تھے۔ جو باہم سوتیلے بھائی تھے۔ اور یہ مقام نور (مازندران) کے رہنے والے میرزا بزرگ کے لڑکے تھے۔ علی محمد باب نے اپنے قتل ہونے سے ایک سال پہلے ۱۲۶۵ ہجری میں مرزا یحییٰ صبح ازل کو جو اس وقت ۱۹ سالہ نوجوان تھے اپنا وصی اور جانشین نامزد کیا۔ اس کے بعد ۲۸ شوال ۱۲۶۸ ہجری کو تین بابیوں نے شاہِ ایران ناصر الدین پر قاتلانہ حملہ کیا۔ بادشاہ تو بچ گیا لیکن حکومت نے اس سازش میں حصہ لینے والے بابیوں کو گرفتار کر لیا۔ اس وقت مرزا یحییٰ صبح ازل نور سے بغداد چلے گئے۔ لیکن مرزا حسین علی (بہاء اللہ) کو حکومت نے سازشی بابیوں کے ساتھ گرفتار کر لیا۔ اور قید میں ڈال دیا۔ قریباً چار ماہ بہاء اللہ قید میں رہے۔ قید سے چھوٹنے کے بعد باب کے انجام اور علماء ایران و عوام کے اشتعال کے پیشِ نظر بہاء اللہ نے ایران میں رہنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے شاہِ ایران سے خاص بہانہ کے ماتحت اجازت حاصل کی اور بغداد پہنچ گیا۔ بغداد میں یہ لوگ آزادی سے رہے لیکن بعض ملکی مصالح کے تحت ۱۲۸۰ ہجری مطابق ۱۸۶۴ء کو عبد العزیز خاں سلطان ترکی کے حکم سے بغداد سے استنبول میں منتقل کر دیئے گئے۔ قریباً چار ماہ یہ لوگ استنبول میں رہے۔ پھر اسی ۱۲۸۰ ہجری میں استنبول سے ادرنہ بھیج دیئے گئے۔ جہاں پر قریباً پانچ سال یہ لوگ رہے۔ پانچویں سال مرزا حسین علی بہاء اللہ نے صبح ازل کی خلافت کا علانیہ انکار کر کے خود دعویٰ کر دیا۔ اور صبح ازل کو دجال اور شیطان وغیرہ کہنا شروع کر دیا جس پر مرزا یحییٰ صبح ازل اور میرزا حسین علی (بہاء اللہ) کے درمیان سخت جھگڑا پیدا ہونے کی وجہ سے حکومت نے مرزا یحییٰ صبح ازل کو مع اس کے گروہ کے جزیرہ سائپرس بھیج دیا۔ بہاء اللہ کے ادرنہ میں دعوے کرنے سے پہلے اس فرقہ کا نام بابی فرقہ تھا۔ مگر اب اس فرقہ کے اس حصہ کا نام جو صبح ازل کے تابع تھا 'ازلی' ہو گیا اور جو بہاء اللہ کے تابع تھے ان کا نام بہائی ہو گیا۔

ادرنہ سے بہاء اللہ اور اس کے ساتھیوں کو عکّا واقع فلسطین بھیج دیا گیا اور بہاء اللہ ۱۲۸۵ ہجری سے ۱۳۰۹ھ تک قریباً ۲۴ سال عکا میں رہے اور ۱۳۰۹ ہجری مطابق ۱۸۹۲ء بعمر ۷۶ سال فوت ہوئے۔ بہاء اللہ ۱۲۳۳ ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ بہاء اللہ کے بعد ان کا بیٹا عباس آفندی جو باب کے دعویٰ کے دن پیدا ہوا تھا۔ جانشین ہوا جو عبد البہاء کے نام سے مشہور ہوئے۔ مگر بہاء اللہ کے دوسرے بیٹے مرزا محمد علی کا کہنا تھا کہ بہاء اللہ کی اصل وصیت میرے حق میں تھی۔ عباس آفندی ۱۹۲۲ء میں فوت ہو گئے۔ اور مرنے سے قبل اپنے نواسہ شوقی آفندی کے حق میں جانشینی کی وصیت کر گئے۔ ان کا قیام حیفا میں تھا۔ اب شوقی آفندی بھی وفات پا چکے ہیں۔ اور ان کے بعد مجلسِ بہائیہ انتظام چلا رہی ہے۔ جس کا نام ادارہ "بیت العدل اعظم" رکھا گیا ہے۔

ہم اوپر ذکر آئے ہیں کہ بابی زعماء نے بدشت کانفرنس کے موقع پر اسلامی شریعت کو منسوخ کرنے کی قرارداد پاس کی۔ دراصل اس موقع پر بابی زعماء نے ایک سازش کی۔ اس سازش میں مرزا حسین علی عرف بہاء اللہ۔ ملا محمد علی۔ ملا حسن بشرائی اور ام سلمیٰ قرۃ العین شریک تھے۔ ان کے درمیان شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ کرنے کے لئے مشورے ہوئے اور ان کی سازش سے شریعتِ محمدیہ منسوخ کی گئی اور اسی کی تہ میں مسلمانوں سے انتقام لینے کا جذبہ کارفرما تھا۔ یہ ایک حیرت انگیز امر ہے کہ نسخِ شریعتِ اسلامیہ کی یہ تحریک بدشت میں شروع ہوئی جو علاقہ خراسان میں واقع ہے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لها خراسان یتبعه اقوام کان وجوههم المجان المطرقة رواه الترمذی
(مشکوٰۃ المصابیح)

کہ دجال مشرقی علاقہ خراسان نامی سے خروج کرے گا۔ اس کی پیروی وہ قومیں کریں گی۔ جن کے چہرے ایسی ڈھالوں کی مانند ہیں جن پر ہتھوڑے مارے گئے ہوں گے۔ یہ ترمذی کی روایت ہے بابی تحریک کی غرض اسلام کو مردہ مذہب ثابت کرنا تھا اور بدشت کانفرنس کا مدعا اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دینا تھا۔ مگر کیا یہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا درخشندہ ثبوت نہیں کہ بابیوں کی اس سازش نے بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ اس سے یہی ثابت ہو گیا کہ بابی اور بہائی تحریک دجالی تحریک ہے۔

بابی اور بہائی تحریک جیسا کہ ہم شروع میں بتا آئے ہیں، شیعیت سے پیدا ہوئی۔ لیکن بالآخر انتقامی جذبہ میں آ کر اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دیا اور اسلامی شریعت کی منسوخی کے لئے قرآن مجید سے ہی بعض آیات پیش کرنے لگے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ آیت بڑے شد و مد سے پیش کی جاتی ہے کہ

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ

مِمَّا تَعُدُّوْن (سورہ السجدہ)

اس آیت سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام کی میعاد صرف ایک ہزار سال رکھی ہے جو گذر گئی اور اب یہ شریعت عمل کے قابل نہ رہی۔ لیکن بہائیوں کا اس آیت سے یہ استدلال ہرگز درست نہیں ہے۔

اس آیت میں دو لفظ قابل غور ہیں:۔

اوّل۔ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ۔ عربی زبان میں دَبَّرَ الْاَمْرَ کے معنے ہوتے ہیں تفکّر فیہ و نظر فی عاقبتہ و عُنِیَ بہ و نظّم۔ اس امر کے بارہ میں فکر کیا اور سوچا اور اس کے انجام پر غور کیا۔ اس کی طرف توجہ کی اور اسی کو ایک نظام سے قائم کیا۔ (منجد)

دوم۔ یعرج الیہ۔ عروج کے معنے ذھاب فی صعود کے ہیں یعنی بلندی کی طرف جانے کے ہیں۔ (مفردات راغب)

ان معنوں کی روشنی میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلام اور اسی روحانی بادشاہت کو دنیا میں آسمانی تدابیر اور سماوی نشانات سے مستحکم طور پر قائم کر دے گا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف عروج ہوگا۔ جو ایک ہزار انسانی سال میں تکمیل کو پہنچے گا۔

اس آیت سے نسخ قرآن پر استدلال کرنا بالکل غلط اور باطل ہے کیونکہ یعرج الیہ کے معنے از روئے لغت منسوخ ہونے کے نہیں ہوسکتے اور نہ اس جگہ کسی صورت میں یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ خدا کی طرف عروج تو ہمیشہ اچھی باتوں کا اور پاکیزہ اعمال کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ

یعنی پاک باتیں اسی کی طرف چڑھ جاتی ہیں اور ایمان کے مطابق نیک عمل ان کو اٹھاتا اور بلند کرتا ہے — کیا اس کے یہ معنی کئے جائیں گے کہ پاک کلام منسوخ ہوجاتے ہیں کیا سیاق و سباق اس قسم کے معنوں کی اجازت دے سکتا ہے ہرگز نہیں۔

پھر سورۃ سجدہ جس میں یہ آیت آئی ہے بھی اس معنی کو غلط قرار دے رہی ہے۔ کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے بعد تجدید دین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ۔ اس آیت کے الفاظ بھی بہائیوں کے معنوں کو رد کرتے ہیں کیونکہ فی یوم کان مقدارہٗ الخ فعل یعرج الیہ کا ظرف ہے یعنی عروج ہزار سال میں ہوگا۔ اگر اس کے معنی منسوخ ہونے کے ہیں تو منسوخ کرنے کے لئے ہزار سال کی ضرورت نہیں وہ تو فوراً ہو سکتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ (معارج)

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف فرشتے اور الروح ایسے وقت میں عروج کریں گے جس کی تعداد پچاس ہزار سال ہے۔ کیا بہائیوں کے نزدیک ملائکہ بھی منسوخ ہوجائیں گے۔ کیونکہ ان کے لئے تعرج الیہ کے الفاظ آئے ہیں اس آیت میں الروح سے مراد قرآن مجید بھی لیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا (شوریٰ) اس صورت میں تو اہل بہا کو قرآن مجید کو کم از کم پچاس ہزار سال کے لئے تسلیم کر لینا چاہیئے اور بہائی شریعت کو قبل از وقت آجانے کی وجہ سے جھوٹا قرار دینا چاہیئے۔

دراصل اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ شریعت اسلام اور قرآن مجید کو عملاً قائم کر دے گا۔ پھر ایک زمانہ کے بعد قرآن مجید پر سے مسلمانوں کا عملی تعلق اٹھنا شروع ہوگا اور ایک ہزار سال تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر آیت قرآنی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کے مطابق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے ذریعہ قرآن مجید کو عملاً قائم کر دیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَفْشُو الْکَذِبُ (بخاری شریف) کہ تین صدیوں کے بعد مسلمانوں کا بحیثیت جماعت عملی طور پر زوال شروع ہوجائے گا۔ تین سو سال تدبیر الامر کے اور ایک ہزار سال عروج کا گویا چودھویں صدی میں مسلمانوں کی عملی حالت بہت ہی خراب ہو جائے گی۔ اور اسی وقت وہ موعود آئے گا جو قرآن مجید کو عملی طور پر قائم کر دے گا۔

یہ بات کسقدر ایمان افروز ہے کہ جونہی بابی اور بہائی تحریک نے قرآن مجید کے منسوخ ہونے کا اعلان کیا تو جلدی اللہ تعالیٰ نے قادیان کی بستی میں حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر ان سے یہ اعلان کروایا کہ

۱۔ "اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقان کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸)

۲۔ "خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

آئندہ انشاء اللہ بابی اور بہائی شریعت پر روشنی ڈالی جائے گی ——

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۲۰۱ :۔ میں محمد ابوبکر ولد عبدالحی صاحب مرحوم۔ قوم احمدی۔ پیشہ عارضی ملازمت۔ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۹۔ ساکن میلاپالیم۔ ڈاکخانہ میلاپالیم۔ ضلع ترونلویلی۔ صوبہ تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک خاندانی مکان مشترکہ ہے جس کی مالیت اٹھارہ ہزار روپیہ ہے اس میں میرے حصّہ کی قیمت بارہ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ۲۲ CTS ہے جس کی مالیت ۷۵۰۰ روپیہ ہے۔ دونوں ملاکر ۱۹,۵۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مذکورہ زمین سے تخمینہ ماہوار ۵۰ روپے آمدنی ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی مستقل آمد نہیں ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد — العبــــــد — گواہ شد
محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس — محمد ابوبکر — کے محمد علوی مبلغ سلسلہ میلاپالیم

وصیت نمبر ۱۴۲۰۴ ۔ میں محمد عبید اللہ قریشی۔ ولد بی کے فضل الرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ دکانداری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۸ء ۔ ساکن بنگلور۔ ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۴۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اسی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد — العبــــــد — گواہ شد
محمد عمر مبلغ مدراس — محمد عبید اللہ قریشی — محمد حفیظ اللہ سیکرٹری مال بنگلور

وصیت نمبر ۱۴۲۰۹ ۔ میں مسماۃ امۃ الحی بنت مکرم مستری محمد دین صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس صرف سونے کی بالیاں جن کا وزن ۸ گرام ہے جن کی قیمت اس وقت ۴۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس کے بعد اگر میری آمدنی یا جائیداد پیدا ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد — العبــــــد — گواہ شد
مستری محمد دین والد موصیہ — امۃ الحی — بشیر احمد مہار قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۱۰ ۔ میں شیخ محمود احمد ظہیر آبادی ولد شیخ محبوب صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ سرکاری وظیفہ یاب عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ ماہوار ۔۔۔ روپے سرکاری وظیفہ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ بوقت وفات ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد — العبــــــد — گواہ شد
حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد — شیخ محمود احمد ظہیر آبادی — محمد احمد غوری سیکرٹری وصایا حیدرآباد

درخواست دعا :۔ خاکسار کے نانا جان کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی کامل شفا یابی نیز والدین کی صحت و سلامتی، دور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب دعا کی درخواست ہے۔ مظفر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

وڈمان (آندھرا) میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد

مورخہ ۸۰-۳-۱۵ کو وڈمان میں عزیز مکرم منظور احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ تھی جس میں جماعت وڈمان کے احباب کے علاوہ جماعت احمدیہ چینتہ کنٹہ سے مکرم محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور بعض دیگر احباب کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔

چنانچہ ٹھیک دو بجے نماز ظہر و عصر مسجد احمدیہ وڈمان میں زیرِ صدارت محترم امیر صاحب اجلاس کا آغاز مکرم رشید احمد صاحب بی۔ اے سیکرٹری مال جماعت وڈمان کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہُوا۔ بعدہٗ خاکسار نے ایک نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سُنائی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال نے کی۔ آپ نے افرادِ جماعت سے تنظیم جماعت کے استحکام اور جماعتی تربیت کی اپیل کی۔ دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے احباب جماعت کو پیار و محبت کے ساتھ ایک دُوسرے سے تعاون کرنے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی تحریک کی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر میں صدرِ مجلس نے افرادِ جماعت کو توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور ارشادات کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزاریں۔ اور ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ذرّہ بھر بھی جھجک محسوس نہ کریں۔ کیونکہ قربانی کے بعد ہی قوم کی ترقی کے دروازے کھلتے ہیں۔ بالآخر دُعا پر جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

تربیتی اجلاس سے قبل محترم سیٹھ صاحب موصوف نے بعض جماعتی تربیتی اُمور کا نفاذ فرمایا۔ احباب جماعت کی مشکلات کو سن کر اُن کے حل کے اسباب پیدا کئے۔ اس کے علاوہ جماعت ہذا میں ایک عرصہ سے ایک خاندان کے باپ بیٹوں میں رنجش چلی آ رہی تھی۔ خدا کے فضل سے اُن میں باہمی صلح کی بُنیاد پڑی۔

تربیتی اجلاس کے معًا بعد دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی گئی۔ اور دعوت کے بعد احباب بعد دُعا اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اِس تقریب کو جماعت میں استحکام و بیداری کا موجب بنائے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد بشیر الدین زعیم مجلس انصار اللہ چینتہ کنٹہ

دُعائے مغفرت

(۱) جماعت احمدیہ وڈمان کے سابق صدر مکرم محمد احمد صاحب (عرف تنتال محمد صاحب) بعمر ۶۸ سال بتاریخ ۲۹ رمارچ ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کی اطلاع ملنے پر چینتہ کنٹہ جماعت کے کثیر احباب نے میت کی تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم بہت زیادہ مخلص اور پابندِ صوم و صلوٰۃ بزرگ تھے۔ تبلیغ کا بڑا جوش و جذبہ رکھتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت کرنے والے اور مرکزی نمائندگان کا احترام کرنے والے تھے۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ ۲ لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑ گئے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے قربِ جوار میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار: محمد بشیر الدین زعیم مجلس انصار اللہ چینتہ کنٹہ

(۲)

مورخہ ۸۰-۳-۲ کو سکندرآباد کی ایک نیک احمدی خاتون محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ غلام حسین کرم علی صاحب جو حضرت غلام قادر مشرق کی صاحبزادی تھیں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے ان کی نعش کو احمدیہ قبرستان سکندرآباد میں امانتاً دفن کیا گیا۔ مرحومہ کئی اوصاف کی حامل تھیں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتی تھیں خدمتِ خلق کا جذبہ (بلا تفریق مذہب و ملت) بے پناہ تھا مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور چھ لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں سے صرف ایک لڑکے اور ایک لڑکی کی شادی ہونی باقی ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

(خاکسار: بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سکندرآباد)

درخواستِ دعا:۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نزیل حیدرآباد دکن نے تحریر فرمایا ہے کہ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ مگر بہت دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ احباب خاص طور پر اس مخلص خادمِ سلسلہ کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین قائم مقام امیر مقامی قادیان

عُلماءِ دیوبند کی خام خیالیاں ۔ بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

اس جانگسل احساس کے علاوہ کوئی نتیجہ پیدا نہ کر سکی کہ ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شُدہ

مُسلسل یکصد سالہ طویل جمُود کے بعد لاکھوں روپوں کے مصارف سے منعقد ہونے والی اِس تقریب کے صرف دو نتائج اُبھر کر سامنے آئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس تمام عرصہ کے دوران دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے والے قریبًا پندرہ ہزار علماء کی بنارسی پگڑیوں سے دستار بندی کی گئی۔ دُوسرا نتیجہ علماء دیوبند کی ٹھیک ویسی ہی ایک نئی تنظیم کی تشکیل کی صورت میں نکلا جس طریق پر مؤتمر عالم اسلامی کے نام سے عالَمِ اسلام میں پہلے سے ہی ایک تنظیم موجود ہے۔ اور جو غیر مُسلم اقوام و افراد کو دعوتِ حق کے ذریعہ اسلام میں داخل کرنے کی بجائے کلمہ گو مُسلمانوں کو ہی دائرۂ اسلام سے خارج قرار دینے کا اہم "تعمیری" کردار ادا کر رہی ہے۔ اتحاد و یک جہتی کے بلند بانگ دعاوی کے علی الرغم علماءِ دیوبند کی اِس نئی تنظیم کے قیام کا سب سے پہلا شیریں ثمرہ یہ بھی حاصل ہوا ہے کہ صد سالہ جشن کی تقاریب کے اختتام پذیر ہوتے ہی حربِ عقائد اور فتنۂ تکفیر کا وہی فرسُودہ اور بھونڈا کھیل پھر سے شروع ہو گیا ہے جو علمائے دین کا ہمیشہ سے ایک محبوب مشغلہ رہا ہے۔ چنانچہ ان دنوں دہلی سے شائع ہونے والے مؤقر روزناموں الجمعیۃ اور دعوت کے صفحات میں ہر دو مکاتب فکر کے علماء کرام کی طرف سے جو سرد جنگ پھر سے چھڑ گئی ہے اس سے ہمارے قارئین بخوبی آگاہ ہوں گے۔ اس ضمن میں ہم صرف اتنا ہی کہیں گے کہ ؎

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

(باقی)

(خورشید احمد انور)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے ہمزلف برادرم مکرم محمد عبدالقیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ اُن کے گھر میں ماہ جون میں زچگی ہونے والی ہے۔ موصوف کے ہاں قبل ازیں چھ لڑکیاں ہیں۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس دفعہ انہیں اولادِ نرینہ سے نوازے اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر سیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
Phone No. 16360.
آٹو ونگس

اخبارِ بدر کے شرحِ چندہ میں اضافہ

ہفت روزہ بدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ سرپرستی اور نگران بورڈ بدر کی عمومی نگرانی کے تحت محض جماعت کی تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جس کا سالانہ چندہ ماہ جنوری ۱۹۷۵ء سے صرف مبلغ پندرہ ۱۵ روپے لیا جا رہا ہے۔ اندرونِ ملک روز افزوں گرانی اور اُجرتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس وقت دیگر اخبارات و رسائل کی شرحیں قریباً دگنی ہو چکی ہیں جبکہ اخبار بدر کے موجودہ چندہ کی شرح سے اس کے کاغذ کے سالانہ اخراجات بھی بمشکل پورے ہو رہے ہیں۔ اور اُسے اپنے دیگر تمام کثیر اخراجات کو پورا کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ گرانٹ کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ اندریں حالات اب نگران بورڈ بدر کی سفارش پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یکم مئی ۱۹۸۰ء سے اخبار بدر کے چندہ میں معمولی اضافہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نئی شرحیں منظور فرمائی ہیں:-

(۱) اندرونِ ملک سالانہ	مبلغ بیس ۲۰ روپے	(Rs. 20-00)
(۲) 〃 〃 ششماہی	مبلغ دس ۱۰ روپے	(Rs. 10-00)
(۳) قیمت فی پرچہ	چالیس ۴۰ پیسے	(40 N.P.)

تمام خریدارانِ بدر کی خدمت میں گزارش ہے کہ آئندہ ماہ مئی سے مفصلہ بالا تجدید شدہ شرح کے مطابق اپنا چندہ ارسال فرمائیں۔ اگر کوئی دوست آئندہ سال کے لئے سابقہ شرح کے مطابق پیشگی چندہ بھجوا چکے ہوں اُن سے بھی نئی شرح کے مطابق کمی کو پورا کرنے کی درخواست ہے۔ بصورتِ دیگر اُن کا مرسلہ چندہ نو ماہ کے لئے متصور کیا جائے گا۔ بیرونی ممالک کے چندہ کی شرح کی تفصیل بعد میں دی جائے گی۔

صدر نگران بورڈ
ہفت روزہ بدر قادیان

ماہِ مارچ میں ماہانہ رپورٹیں بھجوانے والی لجنات

لجنہ اماء اللہ قادیان - حیدر آباد - مدراس - بنگلور - شیموگہ - شاہجہانپور - کلکتہ - کٹک - بھاگلپور - ساگر - کرڈاپلی - بھدرواہ - سرلوبیا گاؤں - ارکھ پٹنہ - سکرا - کیرنگ۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان - حیدر آباد - بنگلور - کیرنگ - شیموگہ - ساگر اور شاہجہانپور۔

نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اعلانِ نکاح اور تقریبِ رخصتانہ

عزیزہ نافعہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم چوہدری عبد السلام صاحب مینیجر فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان کی تقریبِ رخصتانہ مورخہ ۳/۸ کو لنڈن میں عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۷/۸ کو دولہا کی طرف سے مسنون دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ یاد رہے کہ عزیزہ نافعہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ قادیان سے مورخہ ۲۹/۲ کو لنڈن کے لئے روانہ ہوئی تھی۔ جہاں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے مورخہ ۲۱/۳ کو عزیزہ کے نکاح کا اعلان مکرم سردار نصیر احمد صاحب ابن مکرم سردار نذیر احمد صاحب مقیم لنڈن کے ہمراہ مبلغ سات صد پونڈ حق مہر پر فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ اور بچی نئے گھر اور نئے ماحول میں ہر طرح سے خوش و خرم رہے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

انصار اللہ کے چندہ جات کی شرح

(۱) چندہ مجلس	چندہ مجلس کُل آمد پر ایک پیسہ فی روپیہ بشرطیکہ تین ۳ روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔
(۲) چندہ سالانہ اجتماع	چندہ سالانہ اجتماع ماہوار آمد کا ۲/۱ فیصد سالانہ بشرطیکہ تین ۳ روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

بسلسلہ انتخابات ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں موجودہ سہ سالہ انتخابات ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء کے سلسلہ میں نظارت ہذا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ جملہ عہدیداران کا ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہے۔ اب اس سلسلہ میں بذریعہ اعلان یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ۸۳-۱۹۸۰ء کے انتخابات کے لئے اگر کسی جماعت میں ان شرائط کو پورا کرنے والے موزوں افراد نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں یہ رعایت دی جاتی ہے کہ ایسے افراد کو منتخب کیا جا سکتا ہے جو زیادہ سے زیادہ ترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں اور خدمتِ سلسلہ کے لئے زیادہ سے زیادہ موزوں ہوں۔ اس لئے جماعتیں اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء کے انتخابات کروا کر جلد از جلد دفتر ہذا میں بغرضِ منظوری بھجوا دیں۔ باقی قواعد و شرائط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے امید ہے کہ احباب اس کی پابندی کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مومن کی ایک خصوصیت

وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کر کے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا دل اِس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ:-

"اصل رازق خدا ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں نہ صرف یہ کہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کو اپنی صحیح آمد کے مطابق باقاعدہ اور بالشرح ادا کرنے کا التزام کریں۔ بلکہ اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کو بھی جلد از جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اِس مالی خدمت کے نتیجہ میں آپ سب کے اموال میں غیر معمولی خیر و برکت دی جائے گی۔ اور آپ کی جملہ ضروریات کا خدا تعالیٰ خود کفیل ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے بے شمار افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

احباب محتاط رہیں!

ملک کی مختلف احمدیہ جماعتوں سے نظارت اُمورِ عامہ کو یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ ایک شخص جو کبھی اپنا نام عبد العزیز بتاتا ہے اور کبھی کوئی اور نام بتاتا ہے، دھوکہ دہی اور جعل سازی کے ذریعہ بعض جماعتوں میں جا کر احمدی احباب سے امداد یا قرض کے طور پر روپیہ وصول کر رہا ہے۔ لہٰذا احباب ایسے شخص سے محتاط رہیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس امر سے آگاہ کر دیں۔

قائم مقام ناظر اُمورِ عامہ قادیان

درخواستِ دعا:- میرے برادرِ نسبتی مکرم عبد الحفیظ صاحب منڈاشی کچھ عرصہ سے معدے کے عارضہ میں مبتلا ہیں اُن کی کامل شفایابی و دینی و دنیوی ترقیات کے لئے جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جلال الدین نیّر۔ نائب محاسب۔ قادیان